
1929
LUCKNOW

توجہ شرط

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں، مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے، بے تکے مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ جاہلوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل ضحک امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس جنس کی تقلید بھی کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ اودھ پنچ صرف ذہنی ہنسا دینے پر قانع اور مذاقات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر نہ جانا چاہیے۔ وہ گہر کی کی پر قیمتیں بڑھا دیتے ہیں اس لیے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ افادات کی جہت … کی رعایت کیجئے، صحیح تعلیم، واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر کیجئے۔ انشاء اللہ سال بھر کے پرچے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) طالب علموں اور مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (عہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری خرچ ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ طلب کرنے والوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظرافت پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے۔ نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیے۔ اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے حسب مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو ہر ہفتہ کے اندر قیمت … بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ … بہ سلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا بھی فضول ہے۔

(۵) طالبان سنت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چند سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ دام درم نہیں تو قدمے سخنے سے فائدہ اٹھائیں۔ مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ گپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر پرچہ کی اشاعت کے بعد پانچ چار شکایت نامے منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے روز تقاضے پر … نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ طلب کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں۔ ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور … نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا جو حضرات خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے …

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی اصلاحی پالیسی کے مطابق ہوں گے وہ شائع ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی طرف لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہونا۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ نمبر ۱۴

مضامین

۲۵ نومبر ۱۹۲۹ء

جدید اللغات

بقراط ایک حکیم کا نام ہے۔ مگر اب جو کوئی [illegible] اسے بھی بقراط کہتے ہیں جیسے زبان کے تصرفات ہیں۔ بقراط جھکی اور بکواسی سے کچھ جدا کوئی چیز نہیں۔

بک بک۔ تقریر۔ اسپیچ خصوصاً لیڈر کی۔

بک بک جھک جھک۔ [illegible] خواہ مخواہ اور بے نتیجہ اشتغال سے کنایہ ہے گو متحد ہونے کے سبب اصلی لفظ "بک بک" کا ہم معنی جھک جھک پیدا ہو گیا۔

بک جھک (جیم بالکسر) زبانی [illegible] ہے۔ اکثر اوقات [illegible] جب خصہ کا اظہار [illegible] پڑتا ہے تو بکنے جھکنے کے سوا اور کوئی بس نہیں چلتا۔ بعض محققین "جھک" کو "جھینک" کا مخفف سمجھتے ہیں۔ "جھینکنا" [illegible] کے ہم معنی ہے یہاں [illegible] نہیں ہے۔ بلکہ "جھک" بھی ایک مستقل لفظ ہے۔

بکر و بکارت۔ [illegible] کا ترجمہ ہے حال کے تعلیم یافتہ اس معنی کے وجود [illegible] حالانکہ یہ وصف خود حضرت مریم کے اوصاف [illegible] میں سے ایک اعلیٰ وصف ہے اور کنواری مریم [illegible] کھائی جاتی ہے لیکن مریم کی جنس جو یورپ میں ہے اسکی قدر و قیمت کو نہیں سمجھتی۔ [illegible] یورپ ہندوستان میں "کنوارے" کا [illegible] لوگوں کے پیشانیوں پر [illegible] تھا اب ہوتے [illegible] کے [illegible] نشانوں کے پیچھے دبے ہوئے [illegible] بکر [illegible] کہاں ہے لیکن اس لفظ کا [illegible] ایک دوسرے کا [illegible]

کہلاتا ہے۔ [illegible] بھی اس وصف کا ان [illegible] سمجھا جاتا ہے۔ انجمنی کرتا بھی کوزوال ہے [illegible] کی فکر ہو گئی ہے۔ [illegible] شوہر [illegible] لینا اسکے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے بس [illegible] میں کوئی فاصلہ نہیں ہوا۔ ایک ساعت یا ایک شب کس گنتی کس شمار میں ہے۔

بلاک [illegible] لیعنی [illegible] ناک میں [illegible] کا آرنہ [illegible] کا [illegible] ساری دنیت کا [illegible]

بلیک لسٹ۔ [illegible] کسی شہر [illegible] ہو سکے کا [illegible] کی [illegible] ۔ [illegible] کی جلد [illegible] کہتے ہیں کوئی میرے سامنے [illegible] شہروں میں اسکا رواج کم ہو گیا مگر دیہات میں [illegible] ہے خصوصاً زنانہ بازاروں میں سے [illegible] اس [illegible] کی بیماری ہے۔

بقال۔ [illegible] کتاب [illegible] نیچے ہو [illegible] خشک [illegible] قوم کا دوسرا نام سمجھنا چاہئے کیا معنی کہ [illegible] ایک ہی چیز ہے۔

بلوغ۔ زندگی کی ستیاناسی۔ [illegible] اور [illegible] کا سامان۔ والدین کی نافرمانی کی بسم اللہ۔ آرزوؤں کے [illegible] کا ابھار۔ [illegible] کی تلاش۔

بم۔ [illegible] آزادی و مردانگی ہو ہے۔ بزدلی [illegible] استعمال۔ [illegible] اسمبلی میں نہ بیٹھے۔ [illegible] کے سامنے سے بھاگا ہوا......

[illegible] جو [illegible] پر [illegible] ہوتا ہے [illegible] بگڑے دل [illegible] ۔ [illegible] سادی۔ اگر [illegible] سے کسی [illegible] اور دست [illegible] کی [illegible] کے [illegible] گرم [illegible] ہیں۔ [illegible] کی وجہ سے کسی تفصیل کی محتاج نہیں۔ [illegible] کا نام ہے۔

بندر۔ [illegible] کا باوا آدم۔ سائنسی تہذیب [illegible] حرکت کی [illegible] وہ درخت جس نے ایک ہی [illegible] (انسان) پیدا کیا پھر [illegible] دنیا [illegible] پہلے [illegible] یورپ میں [illegible] ۔ اگر [illegible] صاحب [illegible] تو بزرگ [illegible] ہونے کا [illegible]

بندش۔ [illegible] کی [illegible] جیسا [illegible] پر [illegible] جاتی ہے۔

صرف۔ [illegible] کو اس سے کوئی علاقہ نہیں۔

بچھڑا۔ [illegible] کا [illegible] صورت۔ عاشق [illegible] کی جان کا وبال۔ [illegible] گزرنے والا [illegible] کا [illegible] ۔ [illegible] کے گھر کا [illegible] ہونے [illegible]

[illegible]

بشرا۔ [illegible] ۔ [illegible] زیرپالان [illegible] ۔ اسیر [illegible] ۔

بشری [illegible] دولہن۔ [illegible] ۔ بار بردار [illegible] آرام [illegible] ۔ [illegible] ہوگا۔

بندوق۔ غیر قابل التذکرہ [illegible] ۔ ہندوستان میں علامت وحشت۔ [illegible] رفیع [illegible] ۔ [illegible] جانداروں کی جان لینا جس کا کام ہے۔ [illegible] دنیا پر احسان کیا [illegible] کا [illegible] آسان کیا۔ [illegible] ملک۔ [illegible] کے ہاتھ [illegible] ۔ [illegible]

بینک [illegible] کتاب [illegible] ۔ [illegible]

کیوں سپید ہیں ۔ چیک ہوا ور ہوس ۔ نگاہوں کی راہ
نگار شباب کھینچنے کی پنگی ۔ عمر سفید پر نگاہوں پر
نظر کرنے کا آلہ ۔ روایت ہیں یہ چیز کبھی کبھی ہوتی
جہاں سب کچھ ہے وہاں قوی چیز ہے کا ۔۔۔
ہے ۔ اس پچاس پچاس سے جیت پٹ بنا دی کا ۔۔۔
بھر جاتا ہے (تیج) کی تری کانوں پر رہ جاتی ہے
دے کا نقش عشق اور بخل اقرار بھی کہتے ہیں ۔

بنگ یا جھنگ ۔ ہمالی
وبا ۔ جرأت نہ یا ۔ فلک سیر
ارض پیا ۔ سادہ عورتوں کی
آنکھوں کا جال ۔

بہادر ۔ خدا سے منکر ۔۔۔
کمزور اور انسان کا غلام ۔

بستان ۔ دلیل ستم ۔

بخار ۔ سردی کی ادا ۔

بہانہ ۔ بے پناہ فقہ ۔۔۔
بحر و بیا ۔ غیر مستقل ۔۔۔
ہے پالیسی کا اخباری ۔۔۔
زبردست ایڈیٹر ۔

بدرا ۔ جو ۔۔۔ علاوہ
اور کچھ نہ سنے ۔ صاحب
لوگوں کو جو عرض بہت ہوتا

بھڑی ۔ ۔۔۔ شناس ۔۔۔
گوشت کی بوٹی دیکھ پائے
کا جو ا ۔۔۔ دیکھ پائے تو فوراً
چوٹ کر بیٹھے ۔

بہو ۔ وہ جن کی ساس
۔۔۔

ستم ۔ وہ جس کا خاندان جبر تابل ۔۔۔ ہے
۔۔۔ نہیں ۔۔۔
ہے ۔ آئندہ اس لفظ کی تعبیر ۔۔۔
کی ۔۔۔ کا ۔۔۔ ساس کے ۔۔۔
۔۔۔ زبان کی پھانسی ۔ گلے کا ۔۔۔
۔۔۔ ساس ۔۔۔ کی انتہا کی ۔۔۔
کی ۔ جس میں ۔۔۔ کی لاش بھی ۔۔۔ ہے ۔

قرض کا دعا کرنے سے ۔۔۔ حاجتوں کی
وہ دعا کی ۔۔۔ بی ۔۔۔ کا ۔۔۔
بی اے ۔ ۔۔۔ سفارش ۔۔۔
ڈگری ۔ حکومت کی ۔۔۔
ڈی کاروزید ۔۔۔ ۔ ۔۔۔
کا استحقاق ۔ دین اور کتب ۔۔۔ کے نسخ و فسخ کا
اجازت نامہ ۔

بیاج ۔ ۔۔۔ پیدا ۔۔۔ سے پیاری چیز
کبھی ۔۔۔ نہیں ہوتا ۔۔۔
بیچا ۔ ۔۔۔ کے بعد ۔۔۔ ہو جائے ۔۔۔
۔۔۔ ہندوستان ۔
بید ۔ ۔۔۔ عصا ۔۔۔ عام ۔۔۔
۔۔۔ جرم ۔۔۔
۔۔۔ جاتی ہے ۔

۔۔۔ اصطلاح ۔۔۔
۔۔۔ کا ۔۔۔
۔۔۔ آزادی ۔۔۔
دماغ کے ۔۔۔

بے قاعدہ ۔ ۔۔۔ اخبار ۔۔۔
اہل غرض ۔ ۔۔۔
بیچ کے ۔۔۔
۔۔۔

وجود ہے ۔

بے کلی ۔ ۔۔۔
شاعر ۔۔۔
بیتی ۔۔۔ ۔۔۔
کرنے کا حیلہ ۔

بیکار و بیکاری ۔ ۔۔۔
زمین ۔۔۔ کی ۔۔۔
۔۔۔ کسی شاعر ۔۔۔
آج کل ۔۔۔ بیکار
یا شعر ۔۔۔
۔۔۔ تحقیق ۔۔۔
کا ۔۔۔ کیا ۔۔۔
۔۔۔ بیکاری ۔۔۔
۔۔۔ کی ۔۔۔ اور کسی
بیماری ۔ ۔۔۔
بین ۔۔۔ کسی اخبار ۔۔۔
کے ایڈیٹر ۔ یا رسالے کے
۔۔۔ لیڈر ۔۔۔
بالکل آسان ہے ۔ ۔۔۔
۔۔۔ بیکاری کی
۔۔۔ کی ۔۔۔
۔۔۔ یہ نہیں ۔۔۔
شاعری کرے ۔ یہ سب اقسام بیکاری ہیں ۔

بیکار ۔ ۔۔۔ بیٹھے سے بہتر ہوتی ہے
آدمی ۔۔۔ بیکار ۔۔۔
۔۔۔ جاتی ہے



۔۔۔ سالی رفتار کا تماشا

قانون منع کرتا ہے مگر بیویوں کے ہاتھ میں تالا
کی اوپی بٹنڈی یا گ ہے وہ امانت کی جو نہیں
رہتے ۔ بلدیات لفت ہے نتیجہ کہا جاتا ہے ۔
بیپار ۔ ایمان کا سودا ہے ۔
بیت المال ۔ مترجم وہ مسل جو پیٹ المال کا
پیسہ بیچ کر سال بہ سال ہوم ہو پیٹ میں بھر کے چلے جاؤ
جاتے ہیں خلاف ننانوے ہو جاتا ہے ۔ انگی بات نہ ہو ۔
بیل بیٹھ ہو گیا ہو مگر اس سے لوگ رشتہ
جوڑنے گھبراتے ہیں ۔ خدا کسی کو کبھی شوہر
نہ کرے ۔ بیل ڈکسر (اے جھولی) اور ہیں
کی اصطلاح ہیں بیل پر نارنگا کے جانے کے
دنیا میں انعام پانے کے مستحق ہے ۔ ایک یہ بھی
ہے مگر جو اس کے رسائی اڑ سے بچائے ۔ ہر شخ
ایک مرتبہ چور کو پکڑ دیا ۔ جو صاحب چارپائی
کے نیچے چھپے تھے ۔ تقوائے قانون کی اپیل سیسہ
چارپائی پہ سوار تھے دیکھتے ہیں ہر کی بوا آئی ۔
گھر بھر میں بیل کسی نے کھایا نہ تھا ۔ ملازم پایا
پہ دسی دولی کا یاد کھی کا بھی کا یادسی وکس کا
ہوا سمجھا کا ہوا اوراک ہماری ۔ بیل یاد پھینک
پایا ؟ بچے ڈھنڈ یا چری اور بیچارے روئے
دہلی میں ہے کہ یاد ، نقش نہیں ہے بُھیڑ اور
میں لیج عمل اور روز کا یہی ترجمہ ہے ۔ اس کے علاوہ
نقل قول کی مجبوری ۔ مزید بیان لفت کے نقص کا
خیال بھی ہے ۔
بیلا ۔ انگریزی باجا ۔ پائل بیچا ہوا ہے جس پر
اور سر نیچے ۔ بیڑمی انگلیوں سے راگ کا گہی ہی
باجا کا لتا ہے ۔ اُلٹا ذہنی پسند کرنے والوں کو خوش
بین ۔ یکسر وہ ساز جو بھینس کے آگے بجانا
چاہیے ۔ اور اگر بجانے والے کیبنٹ کو نہ ہوں تو
تو ہندوستانیوں کو تھوڑی دیر کے لیے بھینس بنا کر
وہ وطاری (جتنا اور پاگل) کرنا منصب ہے ۔
بین ۔ بالغ مرد کے اوصاف زائل ہو جاتے گیند کا
بھائی ۔ سہیم ساری ، نیم اعتماد ۔
بھاگی ۔ تفریح گاہ ، بیاہ طورپر دو ہوں
بھات ۔ جنگلیوں کا پلاؤ ۔

بھاجی ۔ بھات کی ذرّیہ ۔ (وارد)
بھاٹ ۔ اخبار نویس جو کسی لیڈر کی [illegible]
بھاپ ۔ گورمیزی کا وکیل ۔
بھپانا ۔ عرف غیرت ۔ کونسل کے سرکاری ممبروں
کی آنکھ جو کسی خود غرضی کی حمایت کرنے والے
قانون کی ضرورت پر دی جاتے ۔
بھجا ۔ شرح طیر اس الالفاظ ۔ مرکب جو اس
عزے کی صفت جو بنا بچنے والے مالکانی سے کیا بیچا
بھانڈ ۔ جو اپنی حالت پا کر کے پردہ مرتل کر سکنے
کا موقع دے ۔
بھنگتیا ۔ بھانڈ کا جوڑ ۔
بھولا ۔ (ولد) بھولا بھولا اپنا امیری مالک کی بخ ۔
بھیک ۔ مزدوری ۔

(تمام شد ردیف با)
(باقی آئندہ)

راقم
ع ۔ بلبلوری

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے دفعہ عام

[illegible]

دستخط حاکم بحروف انگریزی

غـزل

جو حسرت کے سنا جو غزل اے مہرباں میری
تو اپنے سامنے رکھ کر دیکھو وہ داستاں میری
ارے صیاد تو نے اپنے پنجرے میں سالہا سال ڈالا تھا ان کی
وگرنہ واقف تھے گل و سنبل آشیاں میری
[illegible] سے پہلے ہو کے طالب ■
اگر صیاد ہیں کہ نظر وہ باغباں میری
[illegible] خیال وعدہ پھر جاناں کا
[illegible] کی تیلیاں میری
[illegible] الفت کا
[illegible] تمہاری کہانیاں میری
[illegible] جنوں سے
نہیں [illegible] داستاں میری

بہ سمت عوام فروخت کے لیے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

دستخط حاکم بحروف انگریزی

پنجاب کو اس چارہ سے زار و نزار خبر تھی اتنی ہے
کہ اب ہی رہ وحشت عالم میں سے یہ مکان میری
شاعری دونوں آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا گئیں
سنگ گراں دھر کر سکوت بڑی داستان میری
جہاں مجنوں میاں کی قبر پہلے سے بنائی تھی
اسی قبر میں لٹائی گئی ہے جہاں میری
[illegible] حاصل مقصد یہ شعر وصل ہوتا ہے
کہ خود دیکھا جاتا ہے نہ رہی جاں میری
دردِ نہاں ہو وہ پہنچے سے والا دل آ رہا ہے
الٰہی العالمیں جلدی سے فرشتہ پہنچا لیں میری
نہیں الحکیم ہو کس حالت میں مطالعہ
ابھی حکیم صاحب اکثر شعر میں مضمون خود شاعری
ہو کر کہی ہے اس زمین پر قدم دری کو پہنچا سکتا ہے
آئندہ یہ جرم عفو کے قابل نہ ہو سکے؟ پنچ

لطائف

دنیا میں اکثر شاعر ایسے گذرے ہیں کہ گرد و پیش کے
حالات شعروں کے الفاظ کو اصل کی نسبت زیادہ
ہے شاعر مشہور ہیں۔ باقی شعر اور گرمی کا نام ان
سے ہے ہی ایسا بدنام ہے۔ جیل میں جو کسی
کسی موقعے کے ساتھ مشہور ہیں۔ سو یہی شیخ [illegible]
ہے۔ عجیب سا معاملہ کسی زمانے میں کسی مقام
پر چلے گئے تو وہاں پہلے کا سامان بھی ہو گیا۔ پہنچا
کی صورت دیکھ کے حضرت ہمیں یاد آ جاتے ہیں۔

جہاں کوئی دیوانہ دکھائی دیا کہ جہاں مجنوں
کی مثال دی گئی لیلیٰ کا خیال خود ہی اس
طرح دیکھا ہو کہ دیکھ کوئی حضرت العلام ہے تیغ
دہلی شہر کے غیر مشہور پاگل [illegible]
ملتے ہیں کہ خود جارہ سکیں ہمیں پاؤں کے بارے
خالی نہیں۔ پس ہر مقام کو کسی اسی یادہ ہے
جہاں [illegible] موجود ہو اور ہر شہر [illegible] ہے
[illegible] حضرت مجنوں [illegible]
[illegible]
[illegible]

حیرت کیے۔
دہلی میں شعرائے دہلی کا اجلاس جمع ہوا تھا
سے یہ نام ہے۔ اکثر شعرا کے دہلی بھیجے گئے
حل جائے اسے گروہ کی لسٹ میں بھی کر دیں
مگر کیا کیجئے بڑا ہی اچھا نام ہے؟ وہاں کی زبان
دہلی والوں کی مشہور کا تذکرہ اخبار نے الٹیں چھاپا
بڑا مشاعرہ شہر [illegible] متعلق چھپ گیا ہمیں [illegible]
کی ہیں مسٹر ہاشمی دہلی۔ ان کے خیالات ہیں
مشہور صورت دیوانہ شہر کے رہنے والے ہیں
نام وغیرہ کوئی معلوم نہیں ایک کلیسا کے بزرگ
[illegible] ہیں کیوں ہو ہے

کچھ شک نہیں کہ حضرت [illegible] جیز
[illegible] ہے کہ زندہ ہے وقت میں
[illegible] کہ آخر میں مسٹر ہاشمی کے خیالات ہیں بخوبی
ہوں ہے۔ شمس العلماء

(۱) دو مسافر جو دلی میں شہرت پر تشریف لے گئے
اس نے قصبہ الفزار کا سب سے پہلے سٹیشن کی طرف
ہے۔ ۱۰ میل کی مسافت پیدل طے کرنا ناممکن ہے
کہ آپ دیہات کے اثر سے پیدا ہوا ہو۔ آپ جانتے ہیں
شہر کے میل کوئی معمولی میل نہیں ہوتے کیا معنی کہ
بڑھائی پر چڑھتے چڑھتے سانس پھول جاتی ہے اور
رنگ آ جاتا ہے۔ شام ہو گئی مگر منزل کا اندازہ نہ
آیا۔ ایک صاحبزادے سے پوچھا کیوں میاں سٹیشن
کتنی دور ہے؟

صاحبزادے نے گردن ہلائی کہ میں نہیں جانتا اور
بھائی کہاں رہتے ہو۔

جی رہتا تو میں یہیں ہوں دو چار قدم بازار تک
تک کتنی دیر میں پہنچیں گے۔

یہ بہت مشکل کام ہے۔ مسافروں نے صاحبزادے
کی طرف تعجب سے دیکھا اور آگے چلے۔ ایک فرلانگ راہ
طے کی ہو گی کہ پشت کی جانب سے آواز آئی [illegible]
حضرت! اپنی بات کا جواب سنتے جائیے آپ گھنٹے
چلنے کے بعد سٹیشن پہنچ جائیں گے۔
مسافر نے کہا یوں بھئی کیا تمہیں راہ میں کوئی نقش
مل گیا جس نے بات کا جواب سکھا دیا؟

لڑکا ہاں نہیں جناب!
مسافر۔ پھر کس طرح معلوم ہوا؟
لڑکا۔ دیکھئے۔ مجھے آپ کی رفتار کا حال معلوم نہ تھا
جب آپ نے چال دکھائی تو میں نے اندازہ کر لیا
کہ آدھ گھنٹے میں آپ ایک فرلانگ طے کرتے ہیں۔

(۲) کوئی زردار پہاڑی پر چڑھ رہا تھا کہ گھوڑے
میں گر پڑا قریب ہی ایک مزدور کام کر رہا تھا اس نے
مدد کی۔ زردار نے کہا بھائی کیا ہوا مناسب یہ ہوتا
کہ یہاں ایک تختہ لگا دو جس پر احتیاط سے چلنے کی
ہدایت ہو۔

مزدور نے حضرت! سامان کیسے سالہا سال ایک
تختہ پر تنبیہ نامہ لکھا رہا لیکن کوئی نہ گرا تو آپ
ہی بتائیے کہ اس بیکار چیز کی اب کیا ضرورت ہے؟

(۳) لوگ کہتے ہیں کہ یہودی انسانی جنس کی
بدترین قسم ہے۔ دیوانہ شہر کے باشندے طبعاً یہودی
ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک بیوہ بڑھیا کی تنگ حالی دیکھ
کے بعض یہودیوں نے لاٹری ڈالنے کا بندوبست
کیا۔ اہل محلہ نے لاٹری کے ٹکٹ خریدے مگر ایک
بے آبرو نہ خرید سکا۔ لاٹری کے منتظم نے ٹکٹ پیش کیا۔
جل۔ یہ کیا ہے؟
منتظم۔ لاٹری کا ٹکٹ۔
جل۔ کیوں۔ کس کے واسطے؟
منتظم۔ بڑھیا بیوہ کے لیے۔
جل۔ اوہ۔ بیوہ اگر مجھے ٹکٹ کے عوض میں بڑھیا
بیوی کی خالہ ملی تو میں اسے کیا کروں گا؟

(۴) خدا نہ کرے جو کوئی دیوان بھی خدا کا باشندہ
لندن میں وارد ہو۔ وہ بیچارہ کوشش کرتا ہے
کہ حتی الامکان نئی شکل دکھائی دے مگر تنی خود
پکڑے جانے کا ذکر ہے کہ ایک بڑھا کسان اپنی
دلہن ہونے کے ساتھ دیوان شاعر سے لندن آیا۔
دونوں ٹکٹ لے کے جاری کر کے تھے آخر
میں خرچ کی کفایت مقصود تھی اور اگرچہ دکان
کا سودا دیکھا اور دل بہلانے میں صرف ہی کیا
خدا خدا ہے دھوکا ملا بڑے سے اتفاقاً اس
بڑھا سوار ہو رہے کا گھر اور ایک وکیل کے دفتر کی



غضب خدا کا بچوں کی شادی کردی؟
دہت تمہاری آرزو دل کی ایسی تھیں"
دھرے گئے دلِ خانہ خراب کے بدلے

حبیب ندارد

نکاح تو ہے جرم پیار آزادی سہی



زغارت چمنت بر بہار منت ہاست کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند
کارخانہ اصغر علی محمد علی تاجران عطر چوک لکھنؤ کے عطروں میں تازہ پھولوں کی نکہت ہوتی ہے

سوتے جاگتے، ساتھ بیٹھ اٹھا کر آنا جانا کیسی [illegible] تھی۔ [illegible] کو کیل کے [illegible] سے [illegible] کتابوں کے [illegible] ہوتا ہی گیا ہے۔ [illegible] [illegible] پر بیٹھے [illegible] اور [illegible] ہو گئے ہیں بیمار ہے تھے۔ [illegible] نے پوچھا حضرت میاں کیا لکھا ہے؟ دونوں [illegible] بیٹھے اور [illegible] جہاں بیوقت [illegible] ہیں۔ [illegible] نہیں دیے [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] چلو یہ دوکان تو آ جاتی ہے سارے دوکانوں میں [illegible] رہ گئے ہیں۔

(۵) ایک دیہاتی شہری ہوٹل [illegible] اُس وقت [illegible] میں [illegible] مگر [illegible] آپ جانتے [illegible] پہلے [illegible] آسان نہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] میں [illegible] بڑی بی کی سانس [illegible] ہونے لگی [illegible] کا ہاتھ [illegible] پیارے! اس [illegible] اگر یہ نہیں تو بیمار ضرور ہو جاؤں گی۔ [illegible] نے گھبرا کے جواب دیا:-

"جانی کہیں ایسا غضب نہ کرنا۔ [illegible] والے [illegible] صرف [illegible] پر [illegible] بھی [illegible] وصول کرتے ہیں۔"

(۶) ایک [illegible] میں [illegible] پکڑ [illegible] ہوا۔ [illegible] نے [illegible] کر دیے [illegible] کے کتے [illegible] نہایت [illegible]

امریکن ساتھی: [illegible]

[illegible] بہت جلد [illegible]

(۷) ایک [illegible] کی [illegible] کی ملازم ہو گئیں۔ [illegible] کے [illegible] کو [illegible] ہے [illegible] کیا آپ [illegible] جائیں گی؟ [illegible] نہیں [illegible] جواب دیجیے [illegible] جب [illegible] ذرا [illegible] جھلا کے بولیں: [illegible] گستاخ کہیں کا [illegible] بڑی خالہ سلام۔ [illegible] مخاطب کرتا ہے۔ بہرحال [illegible] باقی [illegible]

خاطر ہر وقت کے خطرناک زندگی بسر کرنا [illegible] اصل [illegible] پر [illegible] والوں کی گستاخی [illegible] سے خواہ مخواہ تکالیف کا اول [illegible]

شمس الشمائل

منطق آرا بیگم بنام حکومت ہند

سنو بیگم! میں بہت دنوں سے ہندوستان کی [illegible] دیکھ رہی ہوں اور یہ بھی کہ [illegible] کے [illegible] کچھ بھی پرواہ نہیں ہے۔ تمہارے دل سے گئی ہے کہ کسی نہ کسی قوت [illegible] کی گرمی سے تجارت کا پہیہ چل جائے اور پھر آگے سے دن پلٹ آئیں۔ مگر [illegible] کسی کی جوانی پلٹ کے آئی ہے جو تم یہ ہوس رکھتی ہو۔ [illegible] ہو گئی تھی [illegible] ایک عورت اگر [illegible] ہوئی ہو [illegible] میں بھی [illegible] اور دوسری عورتیں بھی [illegible] ہیں۔ اس کے علاوہ [illegible] جوان ہوتیں [illegible] کر سکیں۔ ہندوستان [illegible] نہیں [illegible] تھا [illegible] جوانی کی [illegible] تھا جاتا ہے۔ اور اگر گلیاں [illegible] جوانی کا رنگ روپ نکالا ہے تو اس [illegible] جوانی [illegible] کوئی جوان مرد اپنی [illegible] پسند کرتا ہے [illegible] جوان عورت [illegible] آباد کرنے [illegible] ہوتی ہے۔

[illegible] اور [illegible] دو چیزیں [illegible] دونوں [illegible] اس قسم کا رشتہ [illegible] اب [illegible] رشتہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نہیں [illegible] کے [illegible] ہوتے ہیں۔ ابھی [illegible] [illegible] اور [illegible] نہیں [illegible]

دولت کا لب [illegible] کے ایک [illegible] آ جاتی ہے [illegible] کی طرح [illegible] نہیں ہوتے۔ اُن کا نام تاریخ کی کتابوں پر موجود ہے لیکن [illegible] اور [illegible] میں سیکڑوں ایسی مثالیں ملتی ہیں [illegible] جوان [illegible] کے [illegible] بڑی بی کا [illegible] اور [illegible] ادھر کسی [illegible] سے [illegible] اس طرح عورت جوان [illegible] کے اچھے [illegible] لگا بیٹھی [illegible] دنیا کا دستور ہے۔ [illegible] ماشاءاللہ عقلمند ہو [illegible] کی [illegible] دیکھ چکی ہو کہ [illegible] کا [illegible] کھل گیا۔ اور ایسا [illegible] کتاب اصلاحات اور اختیارات کی طرح بھی [illegible] نہیں کر سکتی۔ [illegible] مگر تمہارے دشمنوں کے [illegible] نہیں۔ وہ اپنے کام میں مشغول ہیں۔ اور ادھر کے واقعات سے [illegible] یہ [illegible] کا انتظام لینے کا جو طریقہ اب اختیار کیا گیا ہے [illegible] طریقہ کی بہ نسبت [illegible] ہے یعنی نوجوانوں کے دل میں [illegible] پیدا ہو گئی ہے کہ [illegible] کی ضرورت نہیں۔ ایک [illegible] آدمی [illegible] مرنے [illegible] ہو جائیں اور [illegible] کر کے اپنے ہاتھوں میں [illegible] لیں یا [illegible] کسی کے [illegible] سمجھ لیں۔ [illegible] ایک مقدمہ [illegible] چل رہا ہے۔ [illegible] دونوں [illegible] کا دل حکومت کی نگاہ میں بھی بہت [illegible] کی نظر میں بھی۔ اس مقدمہ بازی کا فیصلہ جو کچھ ہو اس سے [illegible] کو غرض نہیں [illegible] بری ہو جائیں [illegible] اور [illegible] کے [illegible] تمہاری [illegible] کی بھی [illegible] ہوں: [illegible] کی بہی۔

معاملہ حسن و عشق کا نہیں غرض [illegible] کا ہے [illegible] اور [illegible] کی جگہ جب [illegible] حسن [illegible] اُس وقت تک ایک طرف [illegible] پر کھیل جاتے اور دوسری طرف [illegible] نہ ہو گا۔ [illegible] جیسا کہ [illegible] بہرحال [illegible] ہم کہیں کے [illegible] کے بیان کا [illegible] مجھے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ یہ بھی [illegible]

کے کانوں میں یہ ہوا سا گئی ہے وہ آسانی کے ساتھ حل ہو جائے۔ خصوصاً جبکہ ولایتی بیگم صاحب نے خود ریاچ گزش کے بیچارے بہرا ناقص انتظام [illegible] اختیارات اور شوروش کے بچوں کا رنگ نہیں کرتب کھلے کے بچوں کا عصا رہ بھی ٹوٹ گیا ہے۔

سائمن کمیشن کیا آئے دل میں کہو بیٹھی۔ وزیر ہند کہو لے کے بیٹھے یہ دیکھ کر کانشا کچھ ہے پسند ہو اور کھاتا ہو اچھے ہیں۔ ہندوستانی سائمن کمیشن کسی اور بیچارے ہیں۔ حالانکہ یہ تو نری [illegible] دل لگی ہے۔

خلیفہ ہارون رشید کی حکایت کہیں پہلے بھی کہ چکی اب پھر دہراتی ہوں کہ ایک مرتبہ جعفر وزیر قاضی خسرو اور خلیفہ تفریح کے لیے جیسے بدل کے نکلے ایک شخص جسکی آنکھوں میں [illegible] اور کچھ کا مرض تھا سڑک پر سوار سامنے سے آ کر مکھائی دیا۔ وہ یہاں آدمی کو جیسا اب شیر کا نام تیز ہو جاتا ہے۔ جعفر کو خلیفہ نے اشارہ کیا کہ اس مسافر سے دل لگی کرو۔ وزیر نے عرض کی حضور اس کا خیال رہے کہ دیہاتیوں کے منہ میں لگام نہیں ہوتی وہ صاف دل اور بے ادب ہوتے ہیں۔ بس وہ جو کچھ کہے گا سننا پڑے گا۔ خلیفہ نے فرمایا کچھ بھی ہو تم دل لگی کرو۔ جعفر نے بڑھ کے مخاطب کیا "السلام علیکم بڑے میاں کہاں چلے؟" بڈھا "علیکم السلام۔ بغداد کا ارادہ ہے۔ شفاخانہ جاؤں گا آنکھوں کا علاج کروں گا۔"

جعفر "آقا تمہاری آنکھیں مریض ہیں تو اچھا نسخہ مجرب ہے:

آفتاب کی کرن۔ چاند کی شعاع۔ شمع کی لو۔ ہوا کی تک ودو۔ گاڑی کی چوں چوں۔ جولی کی کھٹ پٹ۔ بجلی کی چمک۔ اور کے کی سفیدی۔ رات کی سیاہی۔ کو [illegible] جاؤ۔ اور کالی جوڑ کر کانچ میں تو ہفتاب مغربی کے اڈے کی ذرہ ہی میں گھول اور لیپ سے آنکھوں میں لگاؤ۔ انشاء اللہ سیاہی رہے گی نہ سپیدی آنکھیں صاف سی ہو جائیں گی۔"

پڑھے کو شیخ وقت پر حضرت یا اگر آدمی خاطر خواہ جیسی دعائیں جعفر نے تجویز کی تھیں ولیسی ہی وحشی اور بے اصل [illegible] سے ذرا تمتا بھالی ایک مرتبہ تو اس زمین پر جھکا اور بجو اٹھا کے سلسلہ ناشائستہ اور ہوائی کا کلا شروع کیا۔ بیچارا غریب ہوا تو کہنے لگا "وحدہ ھذا الطبیب الحاذق جو بات دوا نفعاً بہ لزوم تا آنکہ دوسیاں اور تمہاری فرع اگر تمہارا نسخہ فائدہ مند ہوا تو کچھ اور دوں گا۔"

یہ تو میں دیکھتی ہوں کہ نئے نئے قانونوں کی ایجاد اور کمیشنوں کی آمد کمانیاں جعفر وزیر کے نسخے کے اجزا ہیں۔ اصل میں دل لگی اور اداکاری ہوتی ہیں۔ حریفانہ قریب شیطنے لے جا اس جو لگی ترقی کے معیار اور آزادی کے انجن سے انھیں کی کھائی آنکھیں درست کرنے کی فکر میں جیسی قانونی سازش سے مدد اور مفید تجویزیں تشخیص کر کے اسے عار ہیں اسی بڑھے کی طرح جس نے وہی نسخہ کا جواب دیا تھا جس میں جیسے بد بیدار ہم پر آ مادہ ہیں۔

یہ حالت تمہارے حق میں مضر ہے۔ اور پاس پڑوس والوں کو اپنے اور پر منہ ہوائی بھی ہے۔

بڑا۔ تم سے کچھ بعید نہیں تم بے شک بوائی کر پلٹ کے بیٹرا سکتی ہو۔ تم نے ہمیشہ بوائی کا لحاظ قائم رکھنے کی کوشش کی۔ لیکن خالی خولی تجاویز سے کیا ہو سکتا ہے جبکہ اور صورت میں وہ تازگی نہیں جو پرستش کی خاطر تم نیا میں پیدا ہوتی تھی۔ خدا کی عنایت سے ہندوستانی تمہاری ذات کو غنیمت سمجھتے ہیں۔ ذات [illegible] کی فرمائش نہیں کرتے وہ قرآن [illegible] دشمن ہیں۔

دیکھو لارڈ ارون یہاں آتے انھوں نے ہوائی کی طرح سینہ تان کے ۱۹۲۶ء کا اعلان دہرایا اس وقت اصلاحاتی برسوں کی ایک اسکیم ختم ہو رہی ہے دوسری دہائی میں نئی پلٹنا اگر ملنے کی امید پیروں میں ہے لوگ سمجھے کہ ۱۹۲۹ء میں جو کچھ دینے کا وعدہ کیا گیا تھا آئندہ قریب ہی میں شاید مل جائے۔ ابھی سرخوشی کا جوش تھم کے اندر ہی تھا کہ علاقی یا گورنمنٹ کے سوال جواب نے اول پر چھینٹا دیا یہی وعدہ صحیح ہے مگر وہ بھی وقت تیز نہیں ہے آپ ۱۹۲۹ء کے ساتھ خلاصہ کو پیوستہ کیوں کرتے ہیں اور لاٹ صاحب نے کہا ہی کیا جو آپ فرمانے لگے کیا فضل قول کی کی جرم ہے؟

بوا میں سچ اور سچائی کی قدر کرتی ہوں مگر یہ تو شیخ تصحیح مصلحت کے موافق نہیں ہے کیا یہ نئی کہ ہندوؤں کی دعا و پابندیوں کی دلچسپی اور خود تمہارے بیانات گواہ ہیں کہ ہندوستان میں بغاوت کا درخت دھرکی بیل کی طرح اندر ہی اندر پھیک رہا ہے۔ کیا یہ تمہیں اس خود سری کا تحریری جواب ۔ کی جو میں زیادتی پیدا نہ کرے گا۔ یا ہندوستانی سائمن کمیٹی کا ضمیمہ جس نے اپنی رپورٹ حال ہی میں شائع کی ہے اس بجا کو بگاڑے گا؟۔

مجھے تو ڈر ہے کہ جو تم کیا ہے۔ تم اپنا نسخہ درست کرنے پر آ مادہ ہو یا الٹا کانٹا بھیرے اپنی آپ کالی سے چوکنے والے ہیں۔

آخر میں دعا کرتی ہوں کہ خدا انجام بخیر کرے تم زیبی جوانی کا شگوفہ دیکھو۔ اور لوگ تمہاری جوانی سے درخت کے نیچے پروان چڑھے۔

راقمہ

منقول از ہمدم

معذرت

آخری کالم احباب کو پیش کرنا ضروری تھا [illegible] کسی مرحلہ نہیں ہو سکا [illegible] امید ہے معاون صاحب [illegible] کی جگہ [illegible] پر چھاپ دیا حل دیکھا۔ ایسی [illegible] انصاف کرو۔

درخواست

سال آخر ہو رہی حضرات کو چندہ دیکھ کر اطلاع نہیں پہنچی ہے [illegible] اس حالت میں جو صاحب [illegible] کیا زمانہ نہیں [illegible] بے اطمینانی کا [illegible] خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں [illegible] وجوہ کو کسی رعایت [illegible] کر کے حساب صاف کیجئے گا۔

[illegible]

ضعیفی دور کرنے کی تدبیر

[illegible] ضعیفی دور کرنے کی تدابیر نکالی [illegible] اعضا کو حرکت [illegible] اعضا کو کسی [illegible] اس کے واسطے کتاب میں ۳۳ قسم کی ورزش [illegible] گئی ہیں کسی استاد کے سکھانے کی ضرورت نہیں یہ کتاب زیادہ تر بیماروں کے واسطے مفید ہے [illegible] ورزش وغیرہ کرنے کا موقع نہ ملنے کی وجہ سے [illegible] ہوا ہے اور دیگر امراض میں [illegible] مطابق عمل کر کے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں اس کتاب کی [illegible] اس کی قیمت صرف ایک روپیہ [illegible] تاکہ عام طور پر لوگ اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

ملنے کا پتہ

سکسنہار کی کمپنی متھرا

جس طرح طلوع آفتاب سے

تاریکی کا دور ہونا قدرتی امر ہے

اسی طرح [illegible] ضعف [illegible] اور اولاد کی خرابی۔ [illegible] اور دیگر امراض مخصوصہ کا دور ہونا قدرتی امر ہے [illegible] ایک روپیہ [illegible]

المشتہر [illegible]

ایجنٹ [illegible] لکھنؤ

شرائط [illegible]

(۱) روپیہ نقد پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible] ایجنٹ صاحب کو دیا جائیگا۔

(۵) [illegible]

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ [illegible] طبیبوں کے [illegible] صحت [illegible] ہیں اور اس علاج [illegible] صحت حاصل کرنا [illegible] نقصان [illegible] اگر آپ لکھنؤ کے مشہور تجربہ کار اور حاذق اطبا کے مشورہ سے [illegible] فیض حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ ایک کارڈ لکھ کر دواخانہ [illegible] کی فہرست [illegible] تاکہ [illegible] کتاب [illegible] ہے

المشتہر

مینیجر دواخانہ [illegible] لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ [illegible]

(۱) اردو [illegible] اخلاقی مضامین اور کارٹون کا مجموعہ [illegible] قیمت [illegible]

(۲) [illegible] فروخت [illegible] قیمت [illegible]

(۳) [illegible] کے بہترین [illegible] مضامین کے [illegible] کو جلد طلب فرمانا چاہئے۔ قیمت [illegible] علاوہ محصول۔

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظرافت

یعنی

منشی سید [illegible] حسین صاحب [illegible] لکھنوی [illegible] نظم ہے۔ [illegible] اور شاعری کی [illegible] قیمت [illegible] ہے۔

المشتہر

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

[illegible]

یعنی

وہ مشہور کتاب جس نے [illegible] ایک [illegible] کے [illegible] کاغذ پر [illegible]

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے۔

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور [illegible] اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب [illegible] حصہ دوم میں مصنف نے اساتذہ فن کے [illegible]

کو

[illegible] بنا دیا ہے

یعنی

[illegible] نقل کر [illegible] کتاب [illegible] دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

[illegible] اس کتاب میں ان سے نقل کی گئی ہیں [illegible] کتاب [illegible] سے [illegible] استاد [illegible] کام [illegible] اس کتاب میں [illegible] موجود ہے۔

اصلی قیمت علاوہ محصول [illegible] قیمت [illegible]

المشتہر

مینیجر اودھ پنچ [illegible]